21241 ـ وضوء میں بسم اللہ پڑھنے کا حکم

سوال

وضوء میں بسم اللہ پڑھنے کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

وضوء میں بسم اللہ پڑھنے کے حکم میں علماء کا اختلاف ہے:

امام احمد کے ہاں بسم اللہ واجب ہے، ان کی دلیل درج ذیل حدیث ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جو شخص بسم اللہ نہیں پڑھتا اس کا وضوء ہی نہیں "

سنن ترمذی حدیث نمبر (25) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذی میں اسے حسن قرار دیا ہے، المغنی ابن قدامہ (1 / 145) بھی دیکھیں.

اور جمہور علماء کرام جن میں امام ابو حنیفہ، امام مالك، اور امام شافعی رحمہم اللہ اور امام احمد کی ایك روایت شامل ہےکہ بسم اللہ وضوء کی سنن میں شامل ہے واجب نہیں.

انہوں نے عدم وجوب پر درج ذیل دلائل سے استدلال کیا ہے:

1 ـ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایك شخص کو وضوء کرنے کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا:

تم وضوء اس طرح کرو جس طرح تجھے اللہ تعالی نے حکم دیا ہے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (302) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذی حدیث نمبر (247) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور یہ درج ذیل فرمان باری تعالی کی طرف اشارہ ہے:

اے ایمان والو جب تم نماز کے لیے کھڑے ہوؤ تو اپنے چہرے اور کہنیوں تك ہاتھ دھو لیا کرو، اور اپنے سروں کا مسح کرو، اور دونوں پاؤں ٹخنوں تك دھویا کرو، اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو پھر طہارت کرو اور اگر تم مریض ہو یا سفر میں یا تم میں سے کوئی ایك پاخانہ کرے یا پھر بیوی سے جماع کرے اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاکیزہ مٹی سے تیمم کرو اور اس سے اپنے چہرے اور ہاتھوں پر مسح کرلو، اللہ تعالی تم پر کوئی تنگی نہیں کرنا چاہتا، لیکن تمہیں پاك کرنا چاہتا ہے، اور تم پر اپنی نعمتیں مکمل کرنی چاہتا ہے، تا کہ تم شکر کرو المآئدة (6).

اور اس میں بسم اللہ پڑھنے کا حکم نہیں ہے.

دیکھیں: المجموع للنووی (1 / 346).

اس حدیث کو ابو داود نے ان الفاظ سے بھی مکمل الفاظ میں روایت کیا ہے، اور اس میں عدم وجوب کی واضح دلیل ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم میں سے کسی کی بھی اس وقت تك نماز مکمل نہیں ہوتی جب تك وہ اچھی طرح وضوء نہ کر لے، جیسا کہ اسے اللہ تعالی نے حکم دیا ہے، چنانچہ وہ اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ کہنیوں تك دھوئے، اور سر کا مسح کرے، اور دونوں پاؤں ٹخنوں تك دھوئے... " الحدیث

سنن ابوداود حدیث نمبر (856).

یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ کا ذکر نہیں کیا، جو اس کی دلیل ہے کہ بسم اللہ پڑھنا واجب نہیں.

دیکھیں: السنن الکبری للبیھقی (1 / 44).

2 - بہت سے صحابہ جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضوء کا طریقہ بیان کیا ہے انہوں نے بسم اللہ کا ذکر نہیں، اگر واجب ہوتی تو اسے لازمی بیان کیا جاتا.

دیکھیں: الشرح الممتع (1 / 130).

بہت سے حنابلہ نے جن میں خرقی اور ابن قدامہ شامل ہیں یہی قول اختیار کیا ہے.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (1 / 145) الانصاف (128).

اور معاصر علماء میں سے محمد بن ابراہیم اور محمد بن عثیمین رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے.

دیکھیں: فتاوی الشیخ محمد بن ابراہیم (2 / 39) الشرح الممتع (1 / 130 ، 300).

بسم اللہ کو واجب قرار دینے والوں نے جس حدیث سے استدلال کیا ہے انہوں نے اس کا جواب دو طرح دیا ہے:

پہلا:

یہ حدیث ضعیف ہے.

علماء کی ایك جماعت جن میں امام احمد، بیھقی، نووی اور بزار شامل ہیں نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے.

امام احمد رحمہ اللہ سے وضوء میں بسم اللہ کے متعلق دریافت کیا گیا تو ان کا جواب تھا:

اس سلسلے میں کوئی حدیث ثابت نہیں، اور نہ ہی مجھے اس مسئلہ میں کسی ایسی حدیث کا علم ہے جس کی سند جید ہو. اھـ

المغنی ابن قدامہ (1 / 145).

دیکھیں: السنن الکبری للبیھقی (1 / 43) المجموع للنووی (1 / 343) تلخیص الحبیر (1 / 72).

دوسرا جواب:

اگر حدیث صحیح بھی ہو تو اس کا معنی یہ ہے کہ: اس کا وضوء مکمل نہیں، اس کا معنی یہ نہیں کہ اس کا وضوء بسم اللہ کے بغیر صحیح نہیں ہے.

دیکھیں: المجموع للنووی (1 / 347) اور المغنی ابن قدامہ (1 / 146).

اس بنا پر ـ اگر ـ حدیث صحیح ہو تو یہ بسم اللہ کی استحباب پر دلالت کرتی ہے نہ کہ وجوب پر. واللہ اعلم.

اس لیے اگر کوئی شخص بسم اللہ پڑھے بغیر وضوء کرے تواس کا وضوء صحیح ہے، لیکن اسے اس سنت پر عمل کرنے کا ثواب حاصل نہیں ہوا، لیکن احتیاط اسی میں ہے کہ انسان وضوء سے پہلے بسم اللہ پڑھنا ترک نہ کرے.

واللہ اعلم .